صفحہ ۹۰ سے لایق ملاحظہ ناظرین اخبار کوہ نور نمبر ۲۴ جلدہ ۳۳ مطبوعہ ۲ جون ۱۸۸۳ء

اشاعة السنة النبویة

علی صاحبہا الصلوة والتحیة

نمبر چہارم — جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنة

بابت ماہ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ اپریل ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اعلیٰ قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للوعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و علما انجمنہا یا لٹریری سوسایٹی یا	عہ	ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسط	ے	عـہ ۸
۴	رعایتی قیمت	[illegible]	[illegible]	۱۲
۵	لاہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکہیں علمیت رکہیں اور اشاعت کرین	تواب آخرت	دعا خیر

(۲) ضمیمہ سالاسی علیحدہ نہ ملیگا (۳) خطوکتابت و ارسال زر یکم جولائی ۱۸۸۳ء سے تا اطلاع ثانی پورے پورے عنوان و نشان مندرجہ حاشیہ سے ہونا چاہیے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہو گا۔

دفعہ دوم

اعلان عام

بعض خریداران اشاعة السنة سے بعض لوگ ہماری دوستی و رشتہ جتا کر قیمت اشاعة السنة وصول کر لیتے ہین اور وہ ہمکو نہین پہنچاتے اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ کسیکو (ہمارا بھائی کیون نہ کہلاوے ہمارا رشتہ یا نام سنکر کوئی ہمارا روپیہ نہ دیں براہ راست ہم کو پہنچا دیں۔ جو اسکا خلاف کریگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ دار ہو گا ہمنے سنا ہے کہ بعض لوگ ہماری طرف سے جعلی خط لوگونکو دکہا کر ہمارے احباب خریداران سالانسی روپیہ وصول کرتے ہین انکی اطلاع و اعلام کیلئے یہ اعلان بارہ جاری ہوا ہے

راقم ابو سعید محمد حسین از لاہور محلہ میدہ...

مطبع مصطفائی لاہور میں

اشتہار

ہم کو تین استادون کی ضرورت ہی - ایک معلم فارسی و حساب وغیرہ کی جو کم سی کم مڈل کی جماعت کو بخوبی پڑہا سکے اور سرکاری مدارس مین اس جماعت کو پڑہا چکا ہو یا نارمل سکول یا ٹریننگ کالج کی سند امتحان رکہتا ہو -

اسکو تنخواہ بالفعل دس روپیہ ماہوار ملیگی اور اگر کسیقدر (اوسط دو گہنٹہ یومیہ) اشاعۃ السنہ کی نقل مسودہ وغیرہ کامون مین مدد دے گا تو اوسکی عوض مین پانچ روپیہ علاوہ ملینگے

دو استاد کتب درسیہ عربیہ معقول و منقول کی جو شرح ملا و قطبی سے اوپر کتابین پڑہا چکے ہون یا پڑہا سکین ان دونو صاحبون کو بالفعل بیس بیس روپیہ ماہوار نقد معہ کہانے کے ملینگے - اور اگر کہانا اپنا کہاین تو پچیس پچیس روپیہ نقد - انمین سے [illegible] دوسرے پنجاب مین

لہذا مناسب یہ ہے کہ ہندوستان مین کام دینے کے لئے کوئی صاحب ہندوستانی صوبہ بہار یا ممالک مغرب و شمال کے باشندہ ہون - اور پنجاب کے لیے ہندوستانی خواہ پنجابی کوئی صاحب ہون -

جو صاحب درخواست کرین وہ اپنی اسانید امتحان یا کارگذاری کے نقول بہی درخواست کے ساتھ بہیجین - اور پہلی صاحب (معلم فارسی) اگر اشاعۃ السنہ کے کام مین مدد دینا چاہین تو اپنی خوشخطی بہی دکہا دین -

مژدہ

شائقین دین کو مژدہ ہو کہ اندنون ایک کتاب ہدایت نصاب بستان العارفین فقیہ ابی اللیث سمرقندی مترجم ہو کر دہلی مطبع فاروقی مین زیر اہتمام میر محمد معظم صاحب

مالک مطبع طبع ہو رہی اسکا طبع و ترجمہ عالی ہمتی و دریا دلی جناب مستغنی عن الالقاب نواب محمد عنایت خان صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ پنجاب سے ہوا ہے - جنکی ہمت قلب و توجہ خاطر قدیم سے اشاعت علم کیطرف متوجہ رہی ہے و تالیف کرنے اور اوروں سے تصنیف کرانے کا آپ کو نہایت شوق ہے - چنانچہ ناظرین اخبار پر انکی یہہ حالت مخفی نہین ہے - ایکدو دفعہ مجھے انکی مجلس مین شریک ہونے کا اتفاق ہوا - ہمنے انکی مجلس مین (جب تک رہا) مسایل علمیہ کا ذکر و استفسار اور باتون کی نسبت زیادہ پایا - یہ امر امرا و اہل دول سے نہایت مستوجب و مغتنم ہے خدا تعالے انکے خیالمین برکت دے اور اس شوق کو روز افزون کرے - اس کتاب کے شائقین کو چاہیے کہ جناب ممدوح کے حقمین عروج و ترقی دینی و دنیاوی کے لیئے دعا کرین - اور اس کتاب کی قیمت کا تصفیہ میر معظم مہتمم مطبع سے کرین - یا ہم پرچہ آیندہ مین اگر وہ کتاب تمام ہوگئی اس سے اطلاع دینگے

نواب صاحب بھوپال اور انکی بابرکت تالیفات

اس نامور و ہردلعزیز جامع ریاست دینی و دنیوی نے دین اسلام کے فروع و اصول مین بزبان عربی و فارسی و ہندی اسقدر تصنیفات کی کہ اوراق مسایل دین جنپر خواص علما بھی کم مطلع تھے - اب اکثر عوام و اوساط الناس جاننے لگ گئے ہین ہندوستان و پنجاب بلکہ عرب مین کوئی ایسی جگہہ نہوگی یا کم ہوگی - جہان کوئی اہل علم ہو یا علم کا ذکر و شغل ہو اور جناب ممدوح کی کوئی تصنیف وہان نہو - اسی نظر سے بعض علما وقت نے انکو اس صدی کا مجدد قرار دیا ہے اور انکے حقمین یہ کہا ہے -

مجدد العلم فی هذا الاوان هو　　من انقذ الناس من بدع و اشراك

اسوقت مین علم کا مجدد ہے - جسنے لوگون کو بدعت و شرک سے چھوڑایا

مشتہر العلم فی بدوٍ وفی حضرٍ   ممنصل لدم الفجار سفاک

جنگلون اور بستیون مین علم پھیلانے والے فاسقون کا تیر قلم سے خون بہانے والے

مفسر الذکر یا الفوز المبین فقد   علا به فوق اعلام واملاک

قرآن کا واضح بیان سے تفسیر کنندہ جسکے سبب وہ بڑے بلند رتبہ والون پر فوقیت لے گیا

ابدی لنا فی تالیف له علمت   مقالة خاب منها کل افاک

اسنے ہم کو اپنی تصانیف طاہرہ باہر مین ایسی باتین کہول دین جنسے ہر جہوٹے کو ذلت مین ہے

مگر افسوس صد افسوس بعض اشخاص جنکو دین کیطرف توجہ نہین یا یون کہو کہ کم ہے اور کتب و مسایل سے مطلق آشنائی نہین ۔ یا یون کہو کہ نہایت ہی کم ہے ۔ جناب ممدوح کی تصانیف کی قدر نہین کرتے اور وقتاً فوقتاً اپنے بیجا نکتہ چینیان کرتے رہتے ہین اندنون ایک کتاب موسوم بہ "اسلام و مسلمانان" کسی صاحب مولوی محمد حسین اغلب موہانی نامی سابق آنا جی ایڈیٹر اودہ اخبار نے تالیف کی ہے جسمین انہون نے مسلمانون کے اسباب ترقی و تنزل کی عجب طور پر تفصیل کی ہے کہ اسکے اکثر مطالب جو بذریعہ اسکے ریویو ۳۲ صفحہ کے ہماری نظر سے گذرے ہین ۔ ہمارا بہی صاد ہے ۔ اس کتاب مین انہون نے نواب صاحب ممدوح کی تالیفات کا بہی ذکر کیا ہے اور گویا اون تالیفات کو اسباب تنزل حالت اہل اسلام کے اسباب سے شمار کیا ہے اور اون کی اور اونکے مولف کی نسبت یہہ چند نا ملایم الفاظ تحریر کئے ہین کہ۔

"وہ ایک اسلام کا عالم غت ربود اور انبار بے سود تصنیفات کا مصنف ہو کر مذہبی مباحثہ* (موحدون اور حنفیون مین) اوقات ضایع کرتے اور فضول روپیہ صرف کرتے ہین"۔

یہ اینکے الفاظ اس کتاب کے ریویو منضمہ اخبار کوہ نور نمبر ۴۴ جلد ۳۲ مطبوعہ ۲ جون سنہ ۱۸۸۳ع

---

* یہ الفاظ جو بریکٹ (خطوط وحدانی) مین ہین غالباً محرر ریویو کی طرف سے بطور تفسیر لکہے گئے ہین ۔ اور اگر یہ مولف کتاب کے الفاظ ہین تو کمال تعجب کے موروث ہین نواب صاحب کی تصانیف مدت العمریہ مین کوئی کتاب یا مسئلہ ایسا نہین جسکو حنفیہ و موحدین کی مباحثہ سے خاص تعلق ہو جسکی تحقیق و کتب بینی کی یہ لسباط ہوا نکو نواب

ہمنے نقل کیئے ہین اصل کتاب کو ہمنے نہین دیکہا خدا جانے اسمین کیا کیا تریاد بتان اور بیہا نکتہ چینیان جناب ممدوح اور اونکی تصانیف کی نسبت مولف کتاب سے سرزد ہوئی ہین یہہ الفاظ کتاب مذکور جو اس ریویو مین منقول ہین سراسر غلط ومحض خلاف واقع ہین۔ اور صاف یقین دلاتے ہین کہ جس شخص کی قلم سے یہہ الفاظ نکلے ہین اُسنے نواب صاحب کی مصنفات کو خواب مین بہی نہین دیکہا۔

اُن تصانیف پر یہہ گمان کرنا - کہ وہ مذہبی مباحثہ حنفیہ وموحدین پر مشتمل ہین صریح خلاف واقع ہے۔ نواب صاحب کی کسی کتاب مین حنفی وشافعی یا وہابی وبدعتی یا شیعہ وسنی کا مباحثہ پایا نہین جاتا۔ کوئی ہم کو انکی کسی کتاب مین اس قسم کا ایک مباحثہ دکہادے تو ہم سے ہماری قدرت کے موافق جو انعام چاہے پاوے۔ کوئی مرد میدان ہے تو آوے۔

نواب صاحب کی کتاب تو درکنار اس قسم کے مباحثے انکی زیر حکومت ریاست مین ہونے نہین پاتے کبھی کسینے سنا ہوگا کہ جیسے دہلی مرادآباد بریلی لکھنو بنارس لاہور امرتسر وزیرآباد۔ سیالکوٹ۔ فریدکوٹ وغیرہ بلاد پنجاب وہندوستان مین مذہبی مباحثے حنفیہ واہلحدیث وسنی وشیعہ ووہابی وبدعتی کے ہوتے ہین ویسا مباحثہ کبھی شہر یا ریاست بہوپال مین ہوا ہو یا اس مضمون کا کوئی رسالہ نواب صاحب یا ریاست بہر مین کسی اور کیطرف سے نکلا ہو۔

ہان اوایل عمر مین اور زمانہ طالب العلمی کے قریب نواب صاحب نے ایک رسالہ مولود مروج کے مقابلہ مین لکہا تہا جسکا نام کلمۃ الحق الصریح فی رد المولد القبیح انہون نے رکہا تہا مگر اسوقت نواب صاحب کو یہ کمال علمی وحکمت عملی حاصل نہ تہا۔ اسوقت انکا خیال وحال وقال اس طرز مخاصمانہ سے ایسا مخالف ہوگیا ہے کہ اس مخاصمانہ رسالہ کو انہون نے اپنی تصنیفات کے عداد سے نکال دیا۔ اور اپنی مصنفات کی فہرست سے خارج کر دیا ہے اس سے زیادہ واضح وروشن دلیل باہمی مناظرات سے نفرت و

* دیکہو انکی فہرست مولفات جو کتاب منہج الوصول کے ساتہہ ملحق ہے۔ ۱۲

کراہت پر کوئی دکہا سکتا ہے جو نواب صاحب نے قایم کر دکہائی ہے۔
اس حالت مین نواب صاحب یا اُنکی تصنیفات کو مذہبی مباحثات حنفیہ والحدیث کی طرف منسوب کرنا خلاف واقع نہین تو کیا ہے ؟
اور ان تصانیف کی نسبت یہ کہنا کہ وہ انبار بے سود ہے یعنی اسکو مسلمانون کی قومی ترقی مین کچہہ دخل نہین ہے سراسر ناواقفی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔ یہ بات بجز اس شخص کے جو مذہب کو قومیت کا جز نہ سمجہتا ہو کوئی نہین کہہ سکتا اور ایسا سمجہنے والا نہ صرف اپنی ناواقفی ولاعلمی معنے قومیت سے ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ اسبات کا بہی اظہار کرتا ہے کہ اسکو قومیت سے تعلق نہین ہے گو وہ قومی ترقی کا زبان سے خواہان ہو۔
جو قومی ترقی کے سچے اور دل سے خواہان ہین وہ خوب جانتے ہین کہ قومیت (نیشنلٹی) کو (مذہب اور معاشرت دونو جز سے ایسا تعلق ہے کہ ان مین ایک جسن و بہی فوت ہو تو پہر وہان اطلاق لفظ قومیت کا محال ہے خواہ ان دونو جز کو کوئی اپسمین ایک سمجہے یا لازم وملزوم خیال کرے چنانچہ پرانی مسلمانون کا خیال ہے اور وہ اشاعۃ السنۃ جلد دوم وسوم وچہارم کے متعدد پرچون مین مفصل ومدلل بیان ہو چکا ہے۔ خواہ ایک کو دوسرے سے علیحدہ سمجہے جیسا کہ نیو فیشن کے مہذب مسلمانون کا خیال ہے اور وہ تہذیب الاخلاق کے پرچہ ۱ جمادی الثانیہ ۱۲۹۶ھ مین بیان ہوا ہے۔
ان دونو باہم مختلف خیالون کی اتفاقی شہادت سے قومی ترقی کا اطلاق اسی ترقی دنیاوی پر ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیے جسمین دنیاوی ترقی کے ساتہہ مذہبی ترقی بہی ہوئی ہو اور کم سے کم یہ کہ مذہب مین تنزل اور نقصان تو نہوا ہو۔ دیکہو اگر کوئی ہندو قوم یا شخص مسلمان ہو کر دنیاوی ترقی کرے بیرسٹر ایٹ لا ہو جاوے یا ہائی کورٹ کا جج بن جاوے تو اسکو کوئی عاقل یہہ نہین کہہ سکتا کہ اسنے قومی ترقی کی ہر کوئی

اسکو بھی کہیگا کہ اسنے اپنی قومیت سے خارج ہوکر دوسری قوم کو ترقی دی اور ایسا ہی اگر کوئی عیسائی (قوم یا شخص) مسلمان ہوکر یا مسلمان (قوم یا شخص) عیسائی بن کر دنیاوی ترقی کرے تو اسکو کوئی عاقل نہ کہیگا کہ اسنے قومی ترقی کی ہر کوئی یہی کہیگا کہ اسنے اپنی قومیت کو نقصان وتنزل میں پہنچا کر غیر قوم کو ترقی دے۔ ہماری اس روشن دلیل کو کوئی نہ سمجھے یا سمجھ بوجھکر نہ مانے تو اسوقت کے نئے فیشن کے ترقی خواہان (جنکی قومی ترقی کو ہی اسوقت اکثر لوگ مانتے ہین) کی اسپر شہادت سن لے۔

آنریبل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے بھی ہمارے بیان کے قریب قریب ہی کہا ہے اور پرچہ تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ مین اپنے ناصح مشفق یا معترض کے اس سوال کہ اگر آپ کو ترقی قومی کا دعوے تہا تو آپنے اون مذہبی مسایل کی جنکو ترقی قومی [illegible] کا وجود) کیون چہیڑا صرف اشاعت مضامین ترقی تجارت حرفت وصناعت پر اکتفا کیا ہوتا کے جواب مین فرمایا ہے کہ قومی ترقی تب ہی ممکن ومتصور ہے جبکہ ترقی معاشرت کے ساتھہ مذہب بہی باقی رہے ورنہ بصورت نقصان وتنزل مذہب ترقی معاشرت کو ترقی قومی نہین کہا جاسکتا۔ اور اون مسایل کا جنسے ہمنے تعرض کیا ہے ایسا حال ہے کہ اگر ہم انسے تعرض نکرین اور انکی اصل حقیقت بیان کرکے انکی حمایت نکرین تو علوم مغربیہ یورپ سے اون مسایل کو نقصان وصدمہ پہنچے اور مسلمانون کے اعتقاد مین اسلام کی طرف سے شک وتردد پیدا ہو اسلئے ہمنے اون مسایل کی حقیقت کو ایسے طور پر بیان کیا ہے کہ انکیطرف علوم مغربیہ کے ضرر وصدمہ کو راستہ نہ ملے اور مسلمانون کے عقاید مذہبی مین فرق نہ آوے ۔۔ جو ترقی قومی کا مانع ہے۔ یہ ہمنے خلاصہ کلام جناب معہ شرح بیان کیا ہے اور اصل کلام

بقدر ضرورت* ذیل مین بضمن حاشیہ نقل کردیا ہے - طالب تفصیل کلام اصل پرچہ تہذیب الاخلاق کیطرف مراجعت کرے -

ہرچند آنریبل صاحب سے اس عمدہ اصول پر عمل نہین ہوا اور نہ اس وعدہ کا ایفاء ہوا انہون نے اسلام کے مسایل مذہبی مین ایسے طور پر دست اندازی کی ہے کہ اس سے دم نقدہ سرودست اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور بعض ایسے مسایل (جیسے وجود ملایکہ) مین دست اندازی کی ہے جنکو قیامت تک کسی علم مشرقی یا مغربی منطق یا فلاسفی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ تہا - آنریبل صاحب نے قبل از مرگ واویلا شروع کردیا یا آب نہدیدہ موزہ از پا کشیدہ پر عمل کیا اور ان مسایل مین بے جا تعرض کرکے دم نقد اسلام کو نقصان پہنچایا اسکی تفصیل معہ دلیل اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۲ مین بخوبی ہوچکی ہے - ولیکن اسمقام مین ہم کو انکی عدم تعمیل و کارگذاری سے بحث نہین ہر یہ جو اصول انہون نے بیان کیا ہے وہ ہمارے بیان کا سراسر مصدق ہے -

اتنی دور کیون جاہین اپنے ہی مخاطب نکتہ چین مولف کتاب مسلمانان کی کلام کیون نہ دیکہین - انہون نے خود ترقی کرنی والی اقوام یوروپ کے پیروی کو صرف معاشرت سے مخصوص اور اسمین منحصر کردیا ہے اور مذہبی تقلید کو اس سے مستثنے فرمایا ہے - چنانچہ اخبار کوہ صفحہ ۱۹۸ کالم ۲ سطر ۲۱ مین

---

*وہ یہ ہے گو ہماری احباب معترض یا ہمارے مخالف ہم کو کافر و مرتد و زندیق و کرسٹان سمجہتی ہون لیکن مین اپنی تئین نہایت پکا مسلمان سمجہتا ہون - یہہ ہی میرا خیال ہر کہ مسلمانون مین جو قوم کا اطلاق کیا جاتا ہے وہ ملک یا نسل کے لحاظ سے نہین کیا جاتا بلکہ صرف مذہب کے سبب سے کیا جاتا ہی اور اسلئے کسی ملک و نسل کا آدمی ہو جب وہ مسلمان ہی تو ایک قوم ہی پس جب ہم قوم مسلمان کی ترقی اور رفاہ و فلاح چاہتی مین تو ہمپر فرض ہر کہ ہم اسمین بہی کوشش کرین وہ لوگ مسلمان رہین کیونکہ اگر مسلمان نہ رہین اور ترقی کرین تو وہ ترقی ہماری قوم کی ترقی نہوگی -"

(تہذیب الاخلاق جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۷ھ)

راقم ریویو نے کلام نقل کیا ہے جسکا ٹھیک ٹھیک مطلب یہ ہے کہ مذہب مین پیروی اقوام یوروپ جائز نہین ہے۔ کیونکہ اس سے مذہب کو نقصان پہنچتا ہے۔ جو ترقی قومی کے منافی ہے۔* معلوم نہین (موہانی صاحب نے یہ بات کہکردہ بات کیونکر کہی یہ بات بہول گئے یا وہ بے سوچے قلم سے نکل گئی۔ اور جبکہ بشہادت اس بیان باہرہان اور باعتراف قومی ترقی خواہان بلکہ باقرار نکتہ چینان تصانیف نواب صاحب والاشان یہ امر ثابت و محقق ہے کہ مذہبی ترقی بہی قومی ترقی کا جزو ہے۔ اور قومی ترقی بدون ترقی مذہبی ناممکن و متصور ہے تو پہر اگر نواب صاحب ممدوح نے اپنی تصانیف مین مسلکِ مذہب کو ترقی دی۔ اور مذہبی مسایل کی حفاظت و اشاعت کی تو انکی تصانیف انبار بے سود کہنا کیونکر صحیح ہے اور انکو ترقی قومی اہل اسلام سے خارج و بے دخل ٹہرانا کیا معنے رکھتا ہے کہ موہانی صاحب انکی نسبت ایسے الفاظ نالایم فرماتے ہین۔

اب رہا یہ امر کہ تصانیف نواب صاحب نے مذہبی ترقی کی ہے یا نہین اور ان تصانیف سے مذہبی مسایل کی حفاظت و اشاعت ہوئی یا نہین جبکہ انسے پہلے دینی تصانیف علماء سلف و خلف سے مذہبی ترقی و اشاعت ہوئی ہے۔ اسکا تصفیہ ہم عموماً ناظرین اور خصوصاً حضرات نکتہ چین پر چہوڑتے۔ اور منجملہ تصانیف نواب صاحب دس بیس کتابونکا نام ایک نقشہ کے ضمن مین بتا دیتے ناظرین و حضرات نکتہ چین برائے خدا دو چار برس لگا کر ان کتابونکا مطالعہ کرکے خود ہی ہم کو بتا دین کہ ان کتابون مین حمایت اشاعت و ترقی دین پائی جاتی ہے یا نہین اور اسکا نفع دین مین اور کتب دینیہ سے جو ان سے پہلے تصنیف ہوچکی کچھہ کم ہے یا انسے زیادہ؟

* اغلب صاحب موہانی نے مذہبی تقلید کو اس سے مستثنے کردیا ہے صرف معاشرت کی پیروی کو انسب بتایا ہے۔ کوہ نور جلد ۳ صفحہ ۱۹۸

نقشۂ بعض مولفات نواب صاحب بہوپال سلمہ اللہ بالتوفیق الاقبال

نمبر	نام کتب	علم	زبان	کیفیت
۱	فتح البیان فی مقاصد القرآن	تفسیر	عربی	چار مجلد مین ہے کہ ہر ایک اسمین سے تقریباً ہزار ہزار صفحہ مین ہے صحت و سند مین سابقہ سب تفسیرون سے فایق ہے۔
۲	عون الباری شرح تجرید مختصر بخاری	حدیث	″	۸ مجلد مین ہی جو اکثر پانچ پانچ سو صفحہ مین ہی اسمین مقاصد صحیح بخاری کو جو قرآن کے دوسرے درجہ مین ہی حل کیا ہی۔
″	مسک الختام شرح بلوغ المرام	″	فارسی	گیارہ سو صفحہ مین ہی اسمین حدیث و مذاہب فقہیہ کی عمدہ تحقیق ہی۔
۴	اکسیر فی اصول التفسیر	تفسیر	″	۱۲۰ صفحہ مین ہی اسمین مسایل تفسیر اتقان و فوز الکبیر وغیرہ مولفات سلف و خلف کو عمدگی سے جمع کیا ہے۔
۵	منہج الوصول	اصول حدیث	″	۲۲۳ صفحہ مین ہی یہ کتاب اصول حدیث مین جامع کتاب ہی۔
۶	ہدایت السایل	فقہ حدیث	″	۵۲۲ صفحہ مین ہی اسمین ادق و معرکہ آرا ہر ایک مسایل فقہیہ کو بطور سوال و جواب بیان کیا ہی
۷	اتحاف النبلاء	تاریخ	″	۴۴۴ صفحہ مین ہی اسمین ایمہ محدثین و فقہا کے تاریخی حالات اور اُنکے مصنفات کو بیان کیا ہی۔
۸	افادة الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ	اصول و تفسیر	″	۸۴ صفحہ مین ہی اسمین تمام ناسخ و منسوخ آیات متعدد کو ایسی طور پر ذکر کیا ہی کہ گویا دریا کو کوزہ مین جمع کیا ہی
۹	حصول المامول	اصول فقہ	عربی	۱۲۰ صفحہ مین ہی اسمین اصول فقہ کے مسایل کثرت سے ہی اور کہی مین

نمبر	نام کتاب	علم	زبان	کیفیت
۱۰	روضۂ ندیہ	فقہ حدیث	رر	۲۴۳ صفحہ مین ہی اسمین اون مسایل فقہیہ کو جو ظاہر حدیث کے موافق ہین معہ بیان اختلاف مذاہب مدلل کیا ہی۔
۱۱	حج الکرامۃ	تاریخ	فارسی	۰۰ ۵ صفحہ مین ہی اسمین تاریخ کے علاوہ مسایل دینی بھی کثرت سے ہین۔
۱۲	ظفر الاضی	فقہ	عربی	۱۶۰ صفحہ مین ہی اسمین ون احکام اسلام کا بیان ہی جنکی رعایت قاضیو نپر واجب ہی۔
۱۳	ذخر المحتی	فقہ	عربی	۱۱۰ صفحہ مین ہی اسمین مفتیو نکی لیٔ واجب الرعایت احکام اسلام بیان ہین
۱۴	لقطۃ العجلان	تاریخ	عربی	۱۰۰ مین ہی اسمین تاریخی حالات کے علاوہ مسایل اسلامی کثرت سے ہین۔
۱۵	فتح المغیث	فقہ حدیث	اردو	اسمین اون مسایل فقہیہ کا بیان ہی جو حدیث سے ثابت ہین۔
۱۶	ریاض المرتاض	سیر و تصوف قدیم	فارسی	[illegible] کتاب و سنت سے ثابت ہے۔
۱۷	رحلۃ الصدیق	فقہ	عربی	۹۲ صفحہ مین ہی اسمین مسایل حج و عمرہ بیان ہوئے ہین۔
۱۸	موایدا لعوایٔد	حدیث	فارسی	۲۵۴ صفحہ مین ہی اسمین مختلف مضامین کے احادیث کو بحذف اسناد وارد کیا ہی۔
۱۹	جنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ	اصول فقہ	عربی	۱۰۸ صفحہ مین ہی اسمین اتباع سنت و تقلید کے مسایل کو بلا خطاب خاص کسی شخص یا فرقہ کے بیان کیا ہی۔
۲۰	شرح الاعتقاد الصحیح	عقایٔد	عربی	۷۲ صفحہ اسمین اہل سنت کے عقایٔد قدیمہ کا بیان ہی۔

اس قسم کی اور ان مضامین کی کتابین مولفہ نواب صاحب اور بہت ہین جنکی تعداد ہماری علم مین سو کے قریب ہے حضرات نکتہ چین ایمان و انصاف کو پیش نظر رکھ کر کہین کہ کیا یہ کتابین

بے سود مین اور اہل اسلام کا انمین دینی فایدہ نہین ہے۔ ایسا کہین تو براہ مہربانی یہ بھی ہم کو بتا دین کہ اُنکے مقابلہ مین اور کون سی کتابین سودمند ہین جنسے مسلمانون کو دینی فایدہ ہو۔ انسے کتب مولفہ نواب صاحب کا موازنہ و مقابلہ کیا جاوے گا۔ اور عام مسلمانون کو اُنکے مقابلہ مین انکا مفید وغیر مفید ہونے کا بتایا جاویگا۔

بالجملہ جو کچھ موہانی صاحب نے نواب صاحب کی تالیفات کی نسبت کیا ہے اسکو صحت ولفس الامر سے کچھ بھی تعلق نہین ہے ہم امید کرتے ہین کہ موہانی صاحب اس اپنی راے کو واپس کرینگے بہ جیرت وحق پرستی حاصل ہو تو اُسپر نظر ثانی تو ضرور کرینگے۔

(باقی آیندہ)

ریویو
ترجمان وہابیہ

یہ کتاب نصیحت نصاب نواب صاحب بھوپال کی تصنیف ہے اسمین نواب صاحب ممدوح نے زمرۂ اہلحدیث رعایا گورنمنٹ انگلشیہ سے جو وہابیت سے متہم ہین کمال ہمدردی کی ہے اور یہ بات ثابت کردی ہے کہ اہلحدیث ہند وہابی نہین نہ مذہبی اور لغوی معنے وہابیت (عبدالوہاب نجدی کا دین مین پیرو ہونا) اپنر صادق آتے ہین۔ اور نہ پولیٹکل معنے (سرکار انگلشیہ کا باغی ہونا) اسمین پائے جاتے ہین۔ مذہب مین تو وہ کتاب وسنت کے پیرو اور اسکی طرف منسوب ہین جہان سب مذاہب کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے

اطاعت وعدم بغاوت سلطنت مین وہ ایسے سچے و ثابت قدم ہین کہ مسلمانون بلکہ کسی مذہب مین کوئی فرقہ یا شخص اس اطاعت مین انکے برابر نہین۔ کیا معنی وہ لوگ بغاوت گورنمنٹ جسکے ظل حکومت مین باامن اوقات بسر کرتے ہون بحکم

نصوص قرآن وحدیث حرام جانتے ہین اور اس اعتقاد کو اپنے مذہب کا جزو سمجھتے ہین اور یہ بات انکے سوائے کسی فرقہ اسلامی یا غیر اسلامی مین پائی نہین جاتی ہے۔ گو بغاوت گورنمنٹ سب کے نزدیک جرم وناجائز امر ہے۔ ان لوگون کو وہابی (بمعنے لغوی و مذہبی خواہ بمعنے پولٹیکل و سرکاری) کہنا اون ہی لوگونکا کام ہے جنکو خود اصل مذہب (کتاب وسنت) کی پابندی اور سلطنت کی خیرخواہی حاصل نہین ہے۔ اس کتاب مین ایک دیباچہ ایک مقدمہ چند فصول اور ایک خاتمہ ہے ہم اسکے دیباچہ کو اسمقام مین بعینہٖ نقل کرنا اور باقی کا ماحصل بیان کرنا اس غرض سے مناسب جانتے ہین کہ اس کتاب کی خوبی بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ خود اسی سے ظاہر ہو۔ جناب ممدوح شروع دیباچہ مین فرماتے ہین۔

خدا کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے ... عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے
ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت ہے ... چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوی مشکین پہ قربان ہو ... کہ جنکے فیض سے اسلام [illegible] نمایان ہے
مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ ... دل و دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہ ہو دلپذیر ... ہر ایک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے
نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی ... گنہگاری ہماری واسطے بخشش کا سامان ہے

گدائے کوچہ رحمت فدائے شاہد سنت
تابندہ امیر الملک صدیق الحسن خان ہے

سنو صاحب مجھکو کچھ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلیے کہ جو تحقیق مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت راہ ورسم مذہب وہابی سنی جاتی ہے اوسکی دہوم دہام خاص ملک میان دوآب ہی مین رہی کبھی غلغلا اوسکا جنوب شمال ہند مین پایا نہین گیا خصوصاً ریاستہاے ہندوستانی مین کہ اطلاع یا

ہمیشہ ایسے حالات سے ابتک غافل وناآگاہ ہین لیکن چند روز سے کہ ایک ملک کے
آدمی اچھے بُرے دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے تو وہ کاریگری اونکی
کچھ کچھ اسجگہہ بھی ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تازہ تازہ لقب مذہبی بناکر
جس سیدھے سادھے مسلمان کو چاہا ڈرا دھمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے
لگے **بھوپال** کی رعیت اکثر ہندو ہے تھوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین
دیسی ہون یا پردیسی اونمین ان پڑھ بہت زیادہ پڑھے بہت کم ہین وہ فارسی
کی شدبد نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل وجاہل ہین چنانچہ
یہی حال ہے کہ کبھی مباحثہ مذہبی تقریراً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبھی کوئی کتاب
یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکھا کوئی مذہب کیون نہو فرمانروایان
بھوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشا گورنمنٹ انڈیا کا
ہے عیسی بدین خود موسی بدین خود لیکن چند سال سے بعض نو دولتان بد اندیش
[illegible] میر [illegible] سبب سے کیقدر [illegible] عروج حاصل ہوا ہے
اور محسن کشی اونکا پیشہ آبائی ہے بفحوائے ؎

شور بختان بآرزو خواہند — مقبلان را زوال دولت وجاہ
گر نبیند بروز شپر چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور وشور سے کرکے حکام بالادست کا
ناخوش کرنا مجھے اپنی مطلب برآری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین
دیوانے ہو رہی ہین اور جابجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاکخانہ بھیجتے رہتے ہین
اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب مین تراشتے جاتے ہین۔ یہ ساری ہتھو
حق اسلئے ہے کہ مجھکو کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہوسکے پہونچے لیکن جو
سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا وجزا کو یہان وہان پہونچتا

پس جب مینے دیکہا کہ یہ طوفان بے تمیزی طغیانی پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال جو سنا جاتا تہا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب پیچ کے فقرے ہین - دولت عالیہ برٹش نے اس معاملہ مین قدیماً وحدیثاً ہر جگہہ انصاف پر نظر رکہی ہے کیجگہہ مجرد تہمت وافترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی جاری کیے اور سوای باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید وعمر پر کبہی مواخذہ نہین کیا اور لایق حال ہر سلطنت کے بہی یہی ہے کہ جس کسی سے کیجگہہ کوئی فتنہ اوٹہے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جادین اور اوسکی کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے نجدی مشرب یا وہابی مذہب یا لامذہب یا اور کچہہ ٹہراوین اور وہ اس سے غافل اور بعید ہو اور اس سے بجز خیر خواہی کوئی امر بد اندیشی ومخالفت کا کبہی پایا گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی دوست ہے کیونکہ [illegible] یا قوم کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکو پردہ تہمت وہابیت وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے - پہر کبہی اس پلہ سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اوسکا اوس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہے اور نہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بہید وکید دشمن کا کہل جاتا ہے چنانچہ وقت تحقیقات ایسے مقدمات سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین - ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین سنا گیا تہا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پانیر سے بخوبی ہو گئی پرچہ ہشتم جنوری ۱۸۸۳ء روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکہی گئی -

تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور خوب کرکے اور نیز استفسار روداد مقدمہ از

گورنمنٹ بنگال و پنجاب و گورنر جنرل با جلاس کونسل مہربانی فرما کر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم بسزاے حبس دوام یعبور دریاے شور قرار پایا تہا اور جرم اونکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کئے جاتے ہین اور ان سبکو واپسی وطن اجازت دیجاتی ہے الحفظ

پھر دوسرے پرچہ پاینر مطبوعہ یازدہم جنوری ۱۸۸۳ء مین یہ لکھا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اوسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہ راے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامہ کل سکنہ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچھی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے [illegible] جسکو تہوڑا زمانہ ہوا ہے بلکہ جنگ مصر پیش ہی تہی اوسوقت بذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا۔ چنانچہ پاینیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر ۱۸۸۲ء مین بابت اسپیچ یعنے تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پر پہونچے تھے یہ عبارت درج کی ہے۔

کل روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کر کے ظاہر کیا کہ۔

ہندوستان کے عامہ مسلمانون نے جو دلی خیر خواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمہ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمانان ہند دلی خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اسبات پر کہ ہند

(باقی آیندہ)

بقیہ پیری و مریدی

نوٹ۔ قبل اسکے کہ مین اس مضمون کا بقیہ تہ قلم مین لاؤن اس امر کا اظہار ضروری
سمجہتا ہون کہ جو کچھہ مین آیندہ اس مضمون مین تحریر کرونگا وہ کسی فریق (نافی یا مثبت) کے
جنسے میرا پہلے سے خطاب تہا) خطاب وجواب مین نہونگا۔ بلکہ وہ مستقل مضمون ہوگا۔ جسمین
فرضی سوالات کا جواب ہوگا اور سائل بہی کوئی شخص فرض قرار دیا جاویگا۔

پچھلے مخاطبین سے قطع خطاب کی وجہ یہ ہی کہ جس غرض سے اون لوگونکو
مخاطب کیا گیا تہا وہ غرض حاصل ہوگئی ہی لہذا اب اونکے خطاب وجواب کی حاجت نہین رہی
وہ غرض یہ ہتی کہ فریقین مسئلہ بیعت مین افراط و تفریط چھوڑ دین اور حق متوسط کو مان لین
فریق نافی تفریط نکرے اور بخوف و بلحاظ اون مفاسد کے جو بیعت مروجہ زمانہ حال
مین پائے جاتے ہین اصل سنت بیعت سے انکاری نہو۔ اور **فریق مثبت** افراط نکرے۔

اور اس بیعت کو مرتبہ سنت سے نہ بڑہاوے اور اوسکو آسمان پر نہ چڑہاوے اور اسمین
وہ ان خصوصیات رسمیہ کو جنکا بیان نمبر سابق مین (صفحہ ۱۱) وغیرہ ہوچکا ہے نہ لگادے
سو بحمد اللہ پچھلے دو نمبرون کی اشاعت سے حاصل ہوگئی ہے فریق نافی نے تو صاف
مان لیا اور یہ کہدیا ہے کہ اس باب مین جو کچھہ آپنے دعوی کیا ہے ہم کو منظور ہے اور فریق
مثبت نے بہی مضمون نمبر دوم کے اکثر حصص سے اتفاق رائے ظاہر کیا ہے اور جو اسکے
بعض مطالب مین ہمکو اختلاف رہا ہے اوسکو اونہون نے غیر ضروری اللحاظ وغیر مضر قرار دیا ہے
اور مضمون نمبر سوم مین جن زیادتیون کو ہمنے انکے کلام کا منطوق یا مفہوم قرار دیا تہا اور
اوسکی تایید مین بعض واقعات کو پیش کیا تہا ان زیادتیون سے انہون نے انکار کیا کہ
اور یہ انکا عین اثبات کا اقرار ہے کہ ان زیادتیون کو ہم (یعنے وہ لوگ) پسند نہین کرتے
اور جو مسائل مع دلایل ان زیادتیون کے رد وجواب مین اشاعۃ السنۃ مین مذکور ہین

ان سے وہ بدل متفق ہین۔

ہم اس مقام مین دونون فریق کی تحریرات کو بالفاظہا بحذف زوائد خارج از مطلب نقل کرتے ہین اور اپنے ناظرین کو اپنی غرض کے حصول کا یقین دلاتے ہین اولاً ایک معزز مولویصاحب نے جو سرگروہ فریق ثانی کے شاگرد و خواص مجلس سے ہین۔ اور ہمارے بھی دلی دوست ہین۔ خط ذیل لکھا۔ مکرمنا مولویصاحب

السلام علیکم۔ آپکا محاکمہ درباب اختلاف مسئلہ بیعت فریق ثانی کو ہمہ تن منظور ہے یعین مبنی انصاف پر ہے خداوندتعالے آپ کی قلم کو زیادہ تر جولانی دے ؟ از طرف مولوی غلام علی صاحب بعد شکریہ السلام علیکم۔ ۸ جون ۱۸۸۳ء راقم بہادر علیخان ؟

تیسرے خاکسار نے مولویصاحب سرگروہ فریق ثانی سے بذریعہ خاص مراسلت بوساطت اپنے برادر کلانی شیخ محمد علیصاحب یہ امر دریافت کیا کہ مولوی بہادر علیخانصاحب نے جو لکھا ہے یہ واقعی انکی رای کے موافق ہے۔ اور اب آپ اصل بیعت کا مسنون ہونا تسلیم کرتے ہین۔ اور اسمین [illegible] ہین [illegible] کے جواب مین مولویصاحب ممدوح نے یہ رقعہ خاص اپنی قلم سے ارقام فرماکر ارسال فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف برادر دینی مولوی محمد حسین صاحب السلام علیکم۔ امابعد نوازشنامہ آنصاحب بدست شیخ محمد علیصاحب رسیدہ موجب مفاخرت شد این فقیر بسبب بیاری لاحقہ از طرف متقابل ہرکس برطرف شدہ است و ترک گفتگو مسایل حتی الوسع کردہ بر چہ اشاعۃ السنۃ از مولوی بہادر علی صاحب شنیدہ روبروے ایشان پسندیدہ یکدو کلمہ خورسندی بزبان بے اختیار جاری شدند پس این حقیر از تحقیق حقیقت آنصاحب خورسند است و بحق ایشان دعاخیر میکنند + الراقم ابو عبد اللہ قصوری

ان مولویصاحب کا جو سالہا سال سے سنیت اصل بیعت سے انکاری تھے اور اسمین نسخ و خصوصیت کے مدعی تھے تحقیق و محاکمہ اشاعۃ السنۃ کو پسند کرنا

اور اصل سنت بیعت کو (بخلافت زوائد رسمیہ) مان لینا مولویصاحب کی عالی ہمتی و نیک نیتی کا ثبوت ہی اور کمال شکر گذاری کا محل ہی۔ ہم تہ دل سے مولویصاحب کے اس رجوع بتحقیق کے شکر گذار ہین اور مولویصاحب کے لیے دعا خیر کرتے ہین اور فریق مثبت کی خدمتمین برادرانہ التماس کرتے ہین کہ وہ بھی مولویصاحب کی اس عالی ہمتی و نیک نیتی کو مان لین اور انکی طرف سے کدورت دور کرین اور انکے شکریہ و دعا خیر سے دریغ نہ فرماوین۔

اور فریق مثبت کے ایک سرگروہ مولویصاحب نے جو رسالہ اثبات بیعت کے مصنف اور فریق ثانی کے خصم و مقابل ہین اپنے دستخطی رقعہ مین لکھا ہے۔

مکرمی مولوی محمد حسین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرچہ اشاعۃ السنتہ نمبر۲ جلد ۶ رسید تحقیق پیری و مریدی [illegible] قدرے اشتباہ است - اما رفع آن اشتباہ چندان ضروری نمیدانم کہ از لوازم نیست اختلاف جزئی چندان مضر نیست۔ عبد الجبار عفی عنہ

وہی مولویصاحب اور اُنکے بڑے بہائی سجادہ نشین نے ایک اور خط جو پانچ صفحہ مین لکھا ہے اور اسمین ان زیادتیون سے جو نمبر سوم مین بدست آویز انکے مفہوم یا منطوق کلام اور بشہادت بعض واقعات انکے نسبت بیان کیے گئے ہین انکار کیا ہے چونکہ وہ خط بہت طویل ہے اور بعض امور بحث طلب پر بھی مشتمل ہے اسلئے ہم اسکو بتمامہ و بالفاظہ نقل نہین کر سکتے اسکا ماحصل بقدر ضرورت بیان کرتے ہین اسمین وہ لکھتے ہین کہ ہم بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت نہین جانتے۔ اور اس بیعت کے لیے تمام عالم کے واسطے ایک شخص کو مخصوص نہین کرتے۔ بلکہ ایک شہر مین چند اشخاص کا بیعت لینا جائز سمجھتے ہین۔ اور جو ہمنے اپنے رسالہ کے

صفحہ۴ این بیعت تو بہ کو مثل بیعت خلافت کہا ہے وہ بمقابلہ اس اعتراض منکرین بیعت کے (کہ بیعت توبہ سنت سقیفہ ہے تو صحابہ آپسمین مانند السلام علیکم ہر ایک دوسرے سے کیون نہین کرتے تھے) کہا ہے جس سے ہمارے مراد یہ ہے کہ یہہ بیعت بعض اشخاص سے مخصوص ہوتی ہے ہر ایک کا کام نہین ہے جیسے نماز پڑھانی کی امامت یا محلہ کی چودرایت وغیرہ - یہ مراد نہین کہ ایک شخص کے ہاتھہ پر بیعت کرنے سے دوسری شخص کے ہاتھہ پر جو اس سے افضل یا اسکی مانند ہو بیعت کرنا جایز نہین - اور اس مضمون کا خط کہ ہمارے بیعت مثل بیعت خلافت ہے ہم مین سے کسی بھائی نے نہین لکھا - کسی مخالف نے بہ سبب عداوت یا کسی دوست نے فرط محبت سے ہمارے بے خبری مین لکھدیا ہو تو اسکا الزام ہمپر نہین ہوسکتا "

ہم جنھیں عبارات رسالہ فریق ہشت (جو نمبر سابق مین مشغول ہوئے ہین) قابل تاویل

و انکار کو جگہہ نہین دیتے (چنانچہ ناظرین ان عبارات اور ہماری تقریحات پر مخفی نہین ہے) ولیکن جسحالت مین وہ بیان کرتے ہین کہ ہماری نیت و مراد ان عبارات سے یہ نہین (جو ان عبارات کے ظاہر معنے سے سمجھی جاتی ہے) تو ہمکو اس لفظی بحث سے (کہ تمہارے ظاہری الفاظ مین تاویل و انکار کی گنجایش نہین) کچھہ کام نہین ہے اور انکی نیت و ارادہ کے تصدیق و تسلیم مناسب ہی اسی حسن ظنی و تسلیم کو ہمنے پہلے ہی ہاتھہ سے نہین دیا چنانچہ نمبر سابق کے صفحہ (۹۲) مین صاف تجویز کیا ہے کہ ان لوگون نے لفظ افضل العصر بحق پیر جی بے سوچے بن سمجھے بولدیا ہے اور اب بھی ہم کو اس حسن ظنی و نیک گمانی سے انکار نہین ہے - ہم اسبات کو تسلیم کرتے ہین کہ ان کا بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت کہنا اور بیعت عثمانی کو بیعت توبہ قرار دیا اس نیت و مراد سے

ہنین ہے کہ بیعت توبہ اسکے نزدیک بیعت خلافت ہے جو بجز ایک شخص کے کسی
دوسرے سے جائز ہنین اور نہ اونکو اپنی بیعت مین خلافت کا دعوے ہے۔ یہ
الفاظ بہی انکی قلم سے بے سوچے بن سمجھے نکل گئے ہین۔ اور یہ بہی مانتے ہین کہ وہ
خطوط جنکے اجرا سے اتبک انکو انکار رہنین ہے انکی لاعلمی و بے خبری سے
جاری ہوئے ہین۔ بالجملہ فریقین کے ان تحریرات و بیانات نے ہم کو دونکے
مقابلہ سے ڈہیلا اور اسبات سے مستغنے کر دیا ہے کہ ہم آیندہ اونکو مخاطب کرین
اور کسی بات مین اس بیعت کے متعلق انکا تعاقب کرین۔
اور اسباب مین آیندہ مستقل پر بحث کرنے اور فرضی سوالات و سائل مقرر کرکے
جواب دینیکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمانہ اور ہماری دیار مین ان دو فریق جماعت
متعین کے سوائے اور بہت لوگ ہین جو ان باتون کے قائل ہین اور ان خصوصیات
رسمیہ و زیادتیون کو دین سمجھتے ہین شاید کوئی انہین سے وہی باتین پیش کرے جو ظاہر
الفاظ عبارات مذکورہ [illegible] صحیح یا غلط طور پر سمجھے جاتے ہین انکے مخاطب [illegible]
کہ ان باتونکا جواب دیا جاوے۔ نوٹ ختم ہوا ہے اب اصل مطلب کیطرف
رجوع کیا جاتا ہے وباللہ التوفیق ٭

اگر کوئی مدعی مشروعیت خصوصیات رسمیہ بیعت یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
افضل العصر بلکہ سید البشر تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون سے بیعت توبہ لیا
کرتے اور خود کسیکے ہاتہہ بیعت نکرتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیر کا افضل ہونا ضروری
و شرط بیعت ہے اور پیر کو پیر ہونے کے بعد دوسرے کے ہاتہہ پر بیعت کرنا جائز ہنین ہے
تو اسکا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل ہونے سے عام پیرون
کے افضل ہونے کی ضرورت ثابت ہنین ہوتی۔ اور عام پیرونکا قیاس سید البشر پر
قیاس مع الفارق ہے ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

جنکو اصول فقہ سے واقفیت ہے وہ خوب جانتے ہین کہ فاعل یا فعل کی ذاتی خصوصیات بدون قراین و دلایل خارجیہ اسکے متعلق احکام کے شرط یا شطر (جزو) نہین ہوسکتین مدعی افضیلت پیر غور کرین تو سمجھین کہ اس بیعت توبہ کے عام مشروع ہونیکی بنا اسی قاعدہ پر ہے۔

اگر وہ اس قاعدہ کو نہ مانین تو انکا مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر آنحضرت کی ذاتی وصف فضیلت کو لوگون سے بیعت لینے مین دخل ہے تو چاہئے کہ اونکے اور ذاتی اوصاف جیسے آپکا رسول ہونا سید ولد آدم ہونا۔ معصوم ہونا وغیرہ وغیرہ) کو بھی اسمین دخل ہو اور یہ بیعت آنحضرت سے مخصوص اور آپکا خاصہ ہو کیونکہ یہ صفات آپکے سوائے کسی بشر مین پائی نہین جاتے اور اسکا جواب مدعی افضیلت پیر کچھ نہین دے سکتے

الحق آنحضرت کی کسی ذاتی صفت (افضلیت سیادت رسالت عصمت وغیرہ وغیرہ) کو بجز وصف آپکے متقی ہونیکے اس بیعت مین بطور شرط یا شطر ہونیکے دخل نہین ہے۔

آپکے متقی ہونیکا دخل ہے اسکے ماننا اور بدست اور انکے مرشد و رہبر کے متقی و پرہیزگار ہونیکی شرط و ضرورت کو اسلئے تسلیم کرلیا ہے کہ فاسق و گمراہ بحکم قرآن لایق پیری ارشاد و اقتدار و اتباع نہین ہے چنانچہ نمبر ۲ مین صفحہ ۱۲ اسکا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس وصف تقوے کے سوائے اور کسی صفت حضرت رسالت کو بیعت لینے کی شرط و مناط نہین ٹہرایا جاسکتا اور نہ اس صفت کی شرط ٹہرانے مین پیرجی کا آنحضرت پہ قیاس ہوسکتا ہی وہ لوگ سخت غلطی اور اپنے دعوے مین تناقض کرتے ہین جو اس بیعت کو آنحضرت کی صفت رسالت کا خاصہ نہین کہتے ومع ذلک اسکو آپکے افضل ہونے یا صاحب اخلاص و احسان ہونے کا لازمہ بتاتے ہین پھر باین خیال کہ ہم ہی افضل و صاحب اخلاص و احسان ہین لوگون سے بیعت لیتے ہین گو موہنہ سے یہ بھی کہتے ہین کہ ہم بیعت لینے کے لایق نہین یہ تو صاحبان اخلاص و احسان کا کام ہے۔ پھر مدعیان افضلیت پیر کا

اس افضلیت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ پیرجی بعد از پیری دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے مستغنے ہو جاتے ہین جیسا کہ آنحضرت افضلیت کے سبب اورونکی بیعت کرنے سے مستغنے تھے قارق و رفارق کے ہوتے قیاس ہے۔ وہ لوگ خدا سے ڈرین اور یہ خیال کرین کہ رسول خدا کو تو خداتعالے نے افضل البشر بنادیا اور تمام مخلوق سے چن لیا انکے مثل یا انسے افضل کوئی نہ تھا اسلئے اونہون نے دوسرے کے ہاتھ بیعت نکی پیرجی کو کسنے افضل الخلایق بنادیا جسکے سبب ان کو دوسرے کے ہاتھ بیعت توبہ کی حاجت نہ رہی۔

کیا چند مریدون کی کمیٹی کے اتفاق راے سے پیرجی صاحب واقع مین افضل العصر ہو سکتے ہین یا وہ خود اپنے آپ کو افضل العصر* خیال کرسکتے ہین کہ وہ اور کسی صالح کے ہاتھ پر بیعت نکرین۔

بعض مدعیان افضلیت پیر کے صاحب احسان و عرفان ہونیکی ضرورت و اشتراط پر یہ استدلال پیش کرتے ہین کہ انکی ہاتھ سے ہاتھ لگانے مین اثر ہوتا ہے پس اگر پیر صاحب احسان و عرفان ہوگا تو اسکے ہاتھ مین ہاتھ دینے سے نور احسان و عرفان حاصل ہوگا۔ ورنہ اثر ظلمت پیدا ہوگا جیسا کہ نو تولد لڑکے کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے اثر ظلمت پیدا ہوتا ہے اور بوقت تولد لڑکا روتا ہے چنانچہ حدیث مین آچکا ہے۔

انکا جواب ہم پہلے بہی دے چکے ہین اور اب دوبارہ دیتے ہین کہ یہ تاثیر لمس و مساس و اثر صحبت نیک و بد اور شے ہے اور بیعت توبہ اور شے ہے۔ یہ اثر مساس و صحبت بدون بیعت بہی ہو سکتا ہے اور بیعت بدون حصول اثر مساس و صحبت بہی ممکن اور معتبر ہے نہ وہ اسکی شرط ہے۔ نہ یہ اسکی شرط۔

صوفیہ کی تجربہ و اصطلاح سے ہم کو اسمقام مین بحث و تعرض نہین (ممکن ہے کہ وہ صحیح ہو یا غیر صحیح ہو) ہمارا دعوے یہ ہے کہ دلایل شرعیہ کتاب و سنت کے رو سے

* اگر وہ یہ کہین کہ پیر اپنے پیر کی بیعت کر لیتا ہی تب پیر بنتا ہی پیر ہو کر اوروں کی بیعت نہ کرنے اور اپنے آپ کو افضل العصر سمجھنے کا الزام کیونکر صحیح ہی اسکا جواب یہ ہی کہ پیر ہو جانے کے بعد تو وہ کسیکی بیعت نہین کرتا اور یہ امر دو خیالون سے خالی نہین یا وہ اپنے آپ کو معصوم اور گناہوں سے پاک اور توبہ سے مستغنی خیال کرتا ہو یا وہ کسیکو اپنے سے افضل اور اس لایق نہین جانتا کہ اسکے ہاتھ پہ وہ توبہ کرے اور یہ دو خیال اس الزام کو صحیح و قایم کرتے ہین ۱۲

اون دونون مین ملازمیت ثابت نہین۔

کسی آیہ یا حدیث مین یہ ذکر نہین کہ جس شخص کے ہاتھہ پر بیعت توبہ کوئی کرے۔ اسکا صاحب تاثیر واہل عرفان واحسان ہونا دیکھہ لے۔ اور نہ یہ ذکر کرے کہ جس صاحب تاثیر و اہل عرفان واحسان کے صحبت وملازمت کا کوئی طالب ہو پہلے اسکے بیعت کرے اور نہ یہ بیان ہے کہ حصول اخلاص و احسان بدون بیعت ممکن نہین اور نہ یہ بیان ہے کہ بیعت کو حصول اخلاص واحسان لازم ہے۔

ہم کو کوئی اس مضمون کی ایک آیہ یا ایک حدیث دکہا دے تو ہم اسکے کمال ممنون ہونگے مگر بے سوچے بن سمجھے اس قسم کی آیات وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون ؛ نقل نہ کردے ایسی آیہ یا حدیث کو پیش کرے جسمین بیعت کا بہی ذکر ہو۔

جہانتک ہم کو کتاب وسنت مین نظر ہے اس سے یہی معلوم ہے کہ بیعت اور احسان یا اخلاص [illegible] ہیں جو کبہی اکٹہے جمع ہو جاتے ہین اور کبہی ایک دوسرے سے متنافق رہتی ہے

بہت لوگ ایسے ہین جنہون نے کسیکی بیعت نہین کی اور اونکو اخلاق و احسان حاصل ہو گیا ہے۔ بہتیرے ایسے ہین۔ جنہون نے اہل اللہ کی بیعت کی اور صحبت اوٹہائی پہر اونکو اخلاص و احسان سے محرومی رہی۔

حضرت اویس قرنی جنکو آنحضرت نے خیر التابعین فرمایا ہے اور اونکے حقمین یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر وہ خدا تعالے کے بہروسہ پر قسم کہالین تو خدا اونکو سچا کردے اور فرمایا اونکو ملو تو اونسے اپنے مغفرت کے لئے دعا کراؤ ہمین جو اخلاص

دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۳۱۱

عمل حاصل تہا وہ کس پیر کی بیعت یا صحبت سے حاصل ہوا تہا۔

حضرت ابوذر غفاری مین جو قبل حصول شرف زیارت نبوی اخلاص تہا جسکے اونہون نے کفار قریش سے مار کہائی اور سخت تکلیف اوٹہائی

دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۲۹۶ وغیرہ

(باقی آیندہ)

[illegible] ایمان لائے ہو

انربل سید احمد خان بہادر کی تفسیر

اور پٹنہ کے علما

اگر یہ خبر صحیح ہے کہ پٹنہ کے علما اور فضلا نے اون غلطیون کے استفسار کے لئے جو تفسیر احمدی مین واقع ہوئی ہین نجم الہند کو پٹنہ مین بلایا ہے اور خرچ سفر دینے کا بھی ذمہ لیا ہے تو ہم نہین کہہ سکتے کہ سید احمد خان صاحب اپنی غلطیونکی اصلاح یا الزامون سے بری ہونے کے لئے پٹنہ کا عزم بالجزم کرینگے نجم الہند نے آجتک علماء اہل اسلام مین ہر کسیکے ساتہہ معارضہ نہین کیا وہ تو صرف اپنی کہدیتے ہین دوسرونکی نہین سنتے نیچرل افسون پہونک دیتے ہین اب اوس افسون کا کارگر ہونا طبائع کی قوت انفعالیہ

پر موقوف ہے سو وہ [illegible] سے ہمیشہ بھاگتے رہتے ہین انکا مدعا یہہ ہے کہ تم اپنا پورانا دقیانوسی راگ موقوف رکھو میرے نئے نیچرا رگن آلاپ سنو ~ کہہ رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ ✦ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی -
لیکن ہم اس امر کے اظہار سے بھی ہرگز نچوکینگے کہ ہمارے پورانے وقتون کے علما داہر بوڑہے نیچرل پہلوان کو مناظرے کے دنگل مین ہرگز ٹہونک نہین سکتے - کیونکہ جو لوگ کسی اصول کے پابند نہین ہین نہ خدا اور رسول کی کلام کو آسمانی کلام سمجھتے ہین نہ ان کے نزدیک بہشت و دوزخ ثواب و عذاب کوئی چیز ہے نہ وہ انبیا اور اولیا کا مرتبہ النسانی مرتبہ سے زیادہ سمجھتے ہین - نہ عقبے انکے آگے کوئی چیز ہے ایسی فیلسوفون کو معقول بنانا ہر ایک پورانے خیال کے ملا کا کام نہین ہے جسکے پاہجے ٹخنون سے اونچے ہون اور جسکی نظر بجز قرآن و حدیث کے مختلف اقوام کی تواریخی حالت اور دوسری علوم و فنون جدید پر نہ ہو سید احمد خان بہادر کو ہمارے علما کے پورانے مصطلحات اور مسلمات سے مطلق سروکار

ہہین وہ تو صرف فلسفیانہ عقلی دلایل سے کام لیتے ہین وہ بہشت دوزخ۔ سزا اور جزا
اور وعدہ وعید کو جو کلام الہی مین مذکور ہین متشابہات سے بتاتے ہین۔
سید احمد خان بہادر کی توجہات مین یہ غلطی ہے کہ بعض اوقات تو اصول قرآن
اور قواعد وضوابط اسلام کی اپنی تفسیر اور اپنی دوسری کلام مین پابندی کرتے ہین
اور بعض اوقات سارا جھگڑا جولاہے کے تانے بانے کیطرح لپیٹ کر رکھہ دیتے ہین۔ تفسیر
احمدی کو یہ کہنا کہ وہ تفسیر نیچری ہے بالکل صحیح ہے لیکن یہ کہنا کہ وہ علوم قرآن کے ٹھیک
اصول مسلمہ اور قواعد وضوابط اسلام اور بانی اسلام کے منشاء کے موافق ہے بالکل
غلط ہے اور اسکے ساتھہ ہی یہ سمجھنا ہے کہ اس تفسیر سے شعائر اسلام برباد ہو جاینگے
اور دین اسلام مین رخنہ پڑ جایگا بالکل غلط ہے کیونکہ تفسیر احمدی کوئی نئی تفسیر نہین
بلکہ نیچری فرقہ ہر زمانے مین موجود رہا ہے اور شرایع اور مذاہب کے اصول کو ہمیشہ توڑتا رہا
ہے [illegible] کبھی کسی [illegible] اسلام کو
برباد کر سکے اگر موجودہ زمانے مین اسلام کا ضعف پایا جاتا ہے تو اسکی قوی وجہ یہ ہے
کہ آجکے روز ساری خدائی کے مسلمان ضعیف ہو گئے ہین۔ تمام اسلامی طاقتین بودی اور
کمزور ہین۔ تمام اسلامی سلطنتون اور حکومتون سے قوت انتظامی سلب ہو گئی ہے لیکن
یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ خواہ کیسی ہی تفسیرین شایع ہون اور لوگون کے خیالات مین
کیسی ہی لغزش آجاے لیکن اسلام اپنے سچے اصول پر قایم رہیگا۔
حکما اور فیلسوف ہر زمانے مین پیدا ہوتے رہے ہین اور موجودہ زمانے مین زیادہ تر پیدا
ہوتے جاتے ہین پس اس امر کی شکایت کرنا کہ نیچرل اورگن کی صدائین ہمارے کانون
کی مساعد نہین ہین اور اس سے پردہ گوش اسلام کو صدمہ پہنچیگا محض لغو ہے۔
ہم حیران ہین کہ پٹنے کے علما رکن اصول کے ساتھہ سید احمد خانصاحب سے مناظرہ کرینگے
سید احمد خانصاحب ایشیا ر علوم وفنون بالخصوص علوم عربیہ مین چندان مہارت نہین رکھتے

اگر کیفیت [illegible] تو انکا [illegible] اور ذاتی وجوہ شافی ہین۔
دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر (۵) جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ وغیرہ

نہ وہ علم ادب اور فن بیان و معانی اور قرآن کی فصاحت و بلاغت سے واقف ہین نہ اون
کے متبحر کو ہمارے اعلے درجہ کے ایشیائی فضلا کے تجربہ سے کوئی نسبت ہے۔ ہان سید احمد
خانصاحب اون معلومات اور اون مصطلحات مین ہمارے بہت سے ایشیائی علماء سے
بڑہے ہوئے ہین جنکی روسے اونہون نے تفسیر احمدی لکھی ہے ہم حیران ہین کہ یہ مناظرہ
کن اصول پر ہوگا پٹنے کے علماء اس سے زیادہ استفسار نہین کر سکتے کہ آپکی تفسیر فنون
ادبیہ اور کلام آسمانی کی فصاحت و بلاغت اور اصول اسلام کے بالکل برخلاف ہے
سید احمد خان فی الفور یہی جواب دینگے کہ تمہارے اصول ہی غلط ہین۔ تمہارے اگلے
مفسرین نے جو کچھہ اجتہاد کیا ہے وہ سراسر غلط تہا۔ فصاحت و بلاغت و فنون کے
قایم کرنیکے لئے جو قواعد منضبط ہوئے ہین وہ بہی ٹہیک نہین الغرض خود غلط انشا
غلط املا غلط پس ایسے شخص کو ہمارے علماء نیچری دنگل مین لنگر لنگوٹا باندہکر کیونکر پچہاڑ سکتے
ہین وہ تو بجز اسکے دوسری بات نہین کہہ سکتے ؎ آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی + اینست
جوابش کہ جوابش ندہی + ہان نیچریون اور نیچر پرستون کے نزدیک کلام الٰہی بجز ہوا و رجو
کچھہ دفتے المصاحف مین موجود ہے وہ وحی آسمانی نہو لیکن تفسیر احمدی اونکے نزدیک
کرامات ہے معجزہ ہے۔ خرق عادت ہے۔ نقض قانون فطرت ہے۔ یہ ہے اور وہ ہے
اور خدا جانے کیا کیا کچہہ ہے۔ نیچر پرستون کو تو سید احمد خانصاحب کے وجود باجود مین کچھہ
اور ہی جلوہ نظر آتا ہے تو وہ اس نیچری لعبت اور نیچری فطرتی صنم کی نیرنگیون اور جلوہ
ریزیون کو دیکہہ کر بڑے نزماسے کے ساتہہ یہ شعر عنغنایا کرتے ہین۔ ؎

ہمنے اُس بت مین جو دیکہا ہے نہین کہہ سکتے + کہ مبادا کہین سن پاوین شریعت والے
نیچری تصویر کا لطف کوئی نیچر پرستون ہی سے پوچھے۔ یہ چاشنی ہی اور ہے یہ ذائقہ ہی دوسرا
ہے یہ کیفیت ہی نرالی ہے وہ یہی کہتے ہین۔ ؎ کوچۂ عشق کا رستہ کوئی ہم سے
پوچھے + خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والے + (باقی آیندہ) ش ح

ایک ہمدرد کی فریاد

مسلمانو سنو دیکھو تمہاری کیسی حالت ہے
نہ پہلی سی ریاست ہے نہ پہلی سی حکومت ہے

اوٹھاو پردہ غفلت کو جلدی نیند سے چونکو
کہ تنزل کا ہو گیا ہے پرتا راو قف ظلمت ہے

نہ مو کب ہین نہ مرکب ہین نہ گہوڑے ہین نہ جوڑے ہین
نہ حشمت ہے نہ نکمنت ہے نہ عزت ہے نہ حرمت ہے

تمہارے پاس تھا جو کچھ وہ کھویا عیش و عشرت مین
نہ تن پہ چیتھڑا باقی ہے اک اک ننگ ملت ہے

اگر سر کو ملے ٹوپی نہین ہے پیر کو جوتی
ملے یہ بہی تو پہر ٹکڑا نہین فاقونکی نوبت ہے

تمہین سب دیکھتی ہین طنز سے کہتی ہین جا بیجا
تمہارے واسطے ہر گوشہ گویا جائے ذلت ہے

بری کامونکی گر تشبیہ دیتی ہین تو بس تم سے
بری باتونمین بہی مشہور ہو تم کیا بری گت ہے

بنے ہین وہ تو تیا پرشاد درباری مگر تم کو
نہ سرکارونمین وقعت ہے نہ دربارونمین عزت ہے

یقین جانو نہین اسمین خطا کوئی کسی کی کچھہ
تمہارے سارے گرتک ہین وہ اعمالونکی شامت ہے

نہ تر[illegible] گیا [illegible] ہو
[illegible] حرفت مین لیاقت ہے

بگاڑا ایک کا ہے ایک کیا تہذیب پہیلی ہے
بہم ایک ایک دشمن اور آپسمین عداوت ہے

نہ بیٹھے باپ مین بہائی بہن مین ناتے رشتے ہین
نہ سسرے ساس مین جورو خسر مین کچھہ محبت ہے

چراغان نکو کاری تو بالکل ٹمٹماتے ہین
زناکی فحش کی اعلام کی چوریکی کثرت ہے

نہ کچھہ اندیشہ داور ہے نہ کچھہ پاس پیمبر ہے
جوانی پر مسلمان جہٹ سے دیدیتا شہادت ہے

کسیکو کوئی کافر کوئی لامذہب بناتا ہے
نیا ایک ایک مذہب ہے نئی ایک ایک ملت ہے

کوئی ہے نیچری کوئی وہابی* کوئی لامذہب
کہین تقلید منت ہے رواج شرک و بدعت ہے

مسلمان سیجے ذر در جوتیان چٹخاتے پہرتے ہین
وہ جنٹلمین بنجاتے ہین جنہین کچھہ امارت ہے

بنے کالے فرنگی ڈانٹ کر پتلون و جاکٹ
مسلمانو نکے دلسے اور بہین سے صاحب کو نفرت ہے

* وہابی یا لامذہب مسلمانو مین کوئی مذہب نہین ایک دوسرے کو بطور سب و طعن وہابی ولامذہب کہتا ہے جیسا کہ وہ اسکا بدعتی و مشرک نام رکھتا ہے ۱۲

اگرچہ ملتے ہین صابون تا ہرین ولایت زا
نہین جمتا ولیکن رنگ بس کالی ہی رنگت ہی

مسین صحبت ہین ہتی ہین براندی روز ڈہلتی ہی
نہ روزہ نہ نماز اب تو نہ طاعت نہ تلاوت ہی

گر آہین والد ماجد بہی ملنے انکو موڈہا وین
ڈپٹی کرسی یہ صاحبزادی ہین کیا سر مین نخوت ہی

یہی حالت رہی گر آئے مسلمانو تو سیج جانو
قیامت ہے قیامت ہے قیامت ہے قیامت ہی

سنو اور سیر دہنو عاقل کی کیا معقول باتین ہین
چھڑک دی نظم کی شکر کہ کچہ کڑوی نصیحت ہی

(جریدہ روزگار)

اڈیٹر کہتا ہے۔ ان ابیات مین جو مسلمانون کی دنیاوی نکبت و ثروت و دولت وحشمت کے زوال پر حسرت ظاہر کی گئی ہے اور اوسکے حصول کی ترغیب دلائی گئی ہی یہ ہمارے ان مسلمان بہائیون دینداروں پرہیزگارون کو جنہون نے برطبق ؏ حفظت شیئاً وغابت عنک اشیاء (یعنی تو نے ایک چیز کو یاد کر لیا ہے اور بہت چیزین تجھے بہولی ہوئی ہین) صرف چند آیات و احادیث مذمت دنیا کو یاد کر رکہا ہے احادیث و آیات فضیلت غنا کی بحث ... نہین دیکہا ایک فضول بات معلوم ہو گی بلکہ معصیت و بد دینی دکھلائی دیگی ولیکن اگر وہ دیندار و پرہیزگار چشم عبرت و انصاف کہولین اور انبیاء سلف اور خاتم المرسلین اور اونکے خلفاء راشدین کے حالات ثروت و شوکت کو دیکھین تو اس حسرت و ترغیب کو فضول و معصیت نہ سمجہین ان حالات و فضیلت غنا کے متضمن احادیث و آیات کو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۶) جلد (۵) مین ذکر کر چکے ہین۔ اور اسباب ایک مستقل مضمون بعنوان "دنیا" عنقریب لکہنا چاہتے ہین جسمین ہم یہ ثابت کرنا مدنظر رکھتے ہین کہ دنیا ہی ایک ایسا آلہ یا ذریعہ ہمارے پاس ہے جو ہمین خدا سے ملادے رسول کا مطیع بنا دیوے قیامت کا سامان تیار کرا دے نماز پڑہا دے روزہ رکہا دے حج کرا دے زکوۃ دلا دے۔ ہمارے ہاتہہ مین یہ دنیا نہو تو ہم کسی کام کے نہین اور کچہ نہین کر سکتے۔

ملخص رسالہ ٹی جی اسکاٹ صاحب
در اثبات وجود و توحید باری عزّ مجدہ

اس مضمون کو اسلامی علماء اسلف وخلف (جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی امام فخرالدین رازی رئیس المتاخرین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ) نے اپنی عربی تصانیف مین عمدگی و شائستگی سے بیان کیا ہے مگر آج کل کے مہذب تعلیم یافتہ لوگ اقوال غیر مذہب اشخاص سے زیادہ مطمئن ہوتے ہین اور انگریزی طرز بیان کو زیادہ پسند کرتے ہین لہذا ہم اس رسالہ کے بعض مضامین کو چند پرچون مین وقتاً فوقتاً نقل کرنا مناسب خیال کرتے ہین۔ مولف رسالہ کہتا ہے۔

اگر کوئی آدمی میدان مین چلا جاتا ہو اور اوسے ایک پتھر ملے اور وہ پوچھے کہ یہ کہان سے آیا ہے تو کوئی کہے کہ یہ ہمیشہ سے ہے تو اوس کو رد کرنا ذرا مشکل ہے لیکن اگر وہان میدان مین کوئی گھڑی نظر آوے اور کوئی ایسا کہے کہ یہ ہمیشہ سے ہے تو عقل باور نہ کرے گی لیکن یہ جواب اگر پتھر کے حق مین کافی ہے تو گھڑی کے حق مین بھی کافی ہے مگر گھڑی کے حق مین کافی نہین کیونکہ اسمین حکمت پائی جاتی ہے جسکا کوئی بانی ہے مثلاً اوسمین پہیے ہین جو آرہ کیطرح کٹے ہوتے ہین اور ایک دوسرے کو چلاتے اور دو سوئیان اور بارہ ہندسہ ہین جو وقت بتلاتے ہین سو یہ نتیجہ نکلیگا کہ اوسکا کوئی بانی ہے اور اس نتیجہ کو کوئی رد نہین کر سکتا۔

۱- مثلاً اگر کوئی کہے کہ ہمنے کسیکو کبھی گھڑی بناتے نہ دیکھا نہ کسی ایسے کو دیکھا جو بنا سکتا ہے تاہم عقل کو تسکین نہین آتی ہے کہ کوئی بنانے والا نہین ہے نہ کسی وقت مین یہ بنائی گئی تھی +

۲- اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس گھڑی مین بعض چیزین ایسی ہین جو سمجھ مین نہین

آتی ہین کہ کس مطلب کے واسطے ہین تو یہ کچھ دلیل نہین ہے کہ اسکا کوئی بنانے والا نہین کیونکہ اگرچہ بعض چیزین گھڑی مین معلوم نہین ہین کہ کس مطلب کے واسطے ہین تو بھی بعض اور چیزون سے جنکی حکمت صاف ظاہر ہے بنانے والا ثابت ہے۔

۳۔ اگر کوئی کہے کہ یہ گھڑی کبھی بگڑ بھی جاتی ہے اور ٹھیک وقت نہین بتلاتی ہے تو بھی کچھ اعتراض نہین ہے کیونکہ بہتیرے ہتیار اور حکمت کی چیزین کسی قدر بگڑی ہین پر بنانے والے کے حقمین کچھ شبہہ نہین رہتا ہے کہ کسی نے نہ بنایا مثلاً اگر انجن بگڑ جاوے تو کسیکو شبہہ نہوگا کہ اسکا بنانے والا نہین ہے۔

۴۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ایک شے ہے اور جیسے ہر شے کی کوئی صورت ہوتی ہے اسکی بھی کوئی نہ کوئی صورت ہوگی خلقت مین کروڑون صورتین ہین اونہین سے یہ بھی ایک ہے + گھڑی کے حقمین عقل ایسا جواب ہرگز تسلیم نہ کرے گی +

۵۔ اگر اعتراض کرنے والا کہے کہ خلقت مین ایک طرح کی ترتیب ہے جس سے سب طرح کی چیزین بنجاتی ہین سو یہ گھڑی بھی اوسی ترتیب سے نکلی۔ یہ بھی کافی جواب نہین کیونکہ یہ قیاس مین نہین آتا کہ کوئی چیز فقط ترتیب سے بنی جبکہ کوئی ترتیب کرنے والا نہو +

۶۔ اگر کوئی کہے کہ ہان حکمت کی صورت تو گھڑی مین ہے لیکن تم اس حکمت کی صورت سے دہوکا کہاتے ہو اسکا بنانے والا نہین ہے تو عقل ہرگز تسلیم نہ کرے گی ورجہان ایسی حکمت ہے ممکن نہین کہ عقل دہوکا کہاوے

۷۔ اگر کوئی کہے کہ دنیا مین ایک طرح کا قاعدہ ہے جس سے چیزین ازخود بن جاتی ہین جیسا کہ بیج سے پیڑ عقل اسی تسلیم نہین کرتی کہ گھڑی یون ہی بنی کیونکہ کوئی قاعدہ یا قانون بغیر کسی قاعدہ بنانے والے کے نہین ہو سکتا۔

۸۔ اگر کوئی کہے کہ تم نہین جانتے کہ گھڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہی تو بس تمہین

کیا معلوم ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہیں ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنایا بانی
ہی رد نہو گا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہے۔ جاننا
چاہیے کہ ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی خلقت کے دیکھنے
سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین

ا - فرض کرو کہ اوس گھڑی کے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سے اور گھڑیان
پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہے کہ ایک گھڑی سے اور گھڑیان
بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور اسکا بانی ہے -

۲ - وہ یہی سمجھا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہے تاہم اصلی
بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اوس سے نکلین سبھو نکا بانی وہ ہے -

۳ - اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اور کسی سے نکلی اور
[illegible] گذشتہ [illegible] ہوگا کہ ان کا بانی نہین ہے یہ نتیجہ
قایم رہے گا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے
یہ سوال ہوگا کہ انکا بانی کون ہے - عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی
مین پائی جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ حکمت بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر
ترتیب کرنے والے کے نہین ہو سکتی سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا
کافی جواب نہین ہے -

۴ - شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑون گھڑیان
بنتی چلی آئین تو بھی عقل کو کچھ تسلی نہین کیونکہ عقل چاہتی ہے کہ یہ حکمت کہان سے آئی
اس سلسلہ کو چاہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہین معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کے ہے اور یہان
پر فقط یہ سوال نہین کہ یہ گھڑی کہان سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اسکی حکمت کہان سے
حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اگر کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی